سوال

(24) داڑھی کا مسئلہ اور مصری علماء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟ مصری علماء کا ایک فتویٰ ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ڈاڑھی اپنی پسند کے مطابق رکھ سکتا ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض مصری علماء کا زیر فطوی قطعاً کتاب وسنت پر مبنی نہیں ہے ۔ یہ فتویٰ ان مصری علماء کے گروپ کا ہے جو احادیث کو عموماً دین کا حصہ اور حجت نہیں سمجھے ۔ اس مصری علماء کو جن حضرات نے دیکھا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان میں اسلام اور اسلامی شعائر کا کس قدر احترام پایا جاتا ہے ؟ ان کی فکر و سوچ ہی نہیں ان کے طور و اطوار، بود و باش اور حرکت و عمل کا ہر زویہ اسلامی تشخص کی بجائے خالصتاً یورپی ثقافت کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ یہ لوگ کلین شیو، جیسے صلیبی شعائر سے آراستہ ہوتے ہیں اور یورپ کے نقال بن کر اسلام کے بارے میں راہنمائی دیتے ہوئے (من تشبہ بقوم فھو منھم) (ابو داؤد) کا مصداق ہو جاتے ہیں ۔ زیر نظر فتویٰ ان کے اسی فکر و عمل کا غماز ہے ۔ جیسا کہ سائل نے جب ان سے پوچھا کہ وہ لوگ جو ڈاڑھی مسلسل منڈواتے یا کٹواتے ہیں یا اس کی لمبائی کی تحدید کے قائل ہیں کیا وہ گنہگار ہیں اور کیا وہ زنا اور چوری سے بھی بڑے گناہ کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ؟ جمہوریہ مصری کا مفتی اس کو جواب بھیجتا ہے اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں ۔

ڈاڑھی کا چھوڑنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کی کانٹ چھانٹ کیا کرتے تھے تاکہ ڈاڑھی خوبصورت ہو جائے اور چہرے کے مناسب ہو جائے ۔

بعض فقہاء نے ان احادیث کو وجوب پر محمول کیا ہے جب اکثر علماء نے ان کو سنت کہا ہے جس پر عمل کرنے سے تو ثواب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والے کو عذاب نہیں ہوتا اور جن لوگوں نے ڈاڑھی مونڈھنے کو حرام قرار دیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ۔ اب آخر میں فرماتے ہیں ۔

بلکہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ایسا شیوا اپنائے جس کو اپنی شکل و شباہت کے لئے بہتر سمجھے اور لوگ بھی اسے پسند کریں ۔

مندرجہ بال اقتباسات سے مفتی مصر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عملی طور پر محبت اور علمی پوزیشن کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے حالانکہ شریعت سے معمولی واقفیت رکھنے والے عام آدمی بھی جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک مکمل (پوری) ڈاڑھی رکھی اور پوری زندگی اپنی ڈاڑھی کا ایک بھی بال کبھی نہیں کاٹا جبکہ مفتی مصر صاحب کہہ رہیں کہ دائیں ، بائیں سے اور اوپر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کاٹتے تھے ۔ نعوذ باللہ ۔

مفتی مصر نے اپنی اس بودی دلیل کی بنیاد ترمذی شریف میں آنے والی صرف ایک روایت (یاخذ من طولھا و عرضھا) پر رکھی ہے ۔ یہ انتہائی کمزور اور ضعیف ہے لیکن اس کا ضعف معلوم ہونے کے باوجود اس سے استدلال کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت نہیں تو اور کیا ہے ؟ اور ساتھ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ ڈاڑھی خوبصورت بنانی چاہیئے اور چہرے کے مناسب ہونی چہائے ۔ اگر سنت رسول کو اختیار کرنے کا معیار یہ قائم کیا جائے گا تو پھر لوگ ڈاڑھی اُسترے سے منڈوا کر دلیل پیش کریں گے اور کرتے ہیں کہ اب خوبصورت اور

مناسب معلوم ہوتی ہے ۔ تو کیا شریعت کی رو سے ایسا درست تسلیم کرلیا جائے گا؟ ہرگز نہیں ۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈاڑھی بڑھانا عین فطرت ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں ۔ :

((قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : " عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ،))

'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں ۔ ان میں سے مونچھ کا کٹوانا اور ڈاڑھی کا بڑھانا بھی ہے '' ۔ (مسلم)
بخاری میں صیغہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ : وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) بخاری

جہاں تک خوبصورتی کا تعلق ہے ، اگر ڈاڑھی کے کاٹنے اور نہ ہونے یا کٹوا کر چھوٹے کرنے کو مفتی صاحب نے خوبصورت گردانا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ ڈاڑھی ہی مرد کی خوبصورتی اور حسن وجمال اور وجاہت کی نشانی ہے ۔ شاید ان کی نظر سے مسلم شریف کی یہ روایت نہیں گزری کہ :

((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ،)) مسلم

'' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک بہت گھنی تھی '' ۔
ڈاڑھی کے کاٹنے سے خوبصورت نہیں بلکہ عورتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے جو کہ اسلام میں ناجائز ہے ۔ ایسی صورت کے رد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

((«لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ»)) ابوداود

'' یعنی اللہ تعالیٰ مردوں پر لعنت کرتا ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کرتا ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں '' ۔
دوسرے اقتباس میں ڈاڑھی کے مسئلہ کو ختم کرنے کیلئے پہلے تو ڈاڑھی کو سنت کا درجہ دے رہے ہیں کہ فرض اور واجب نہیں ۔ پھر یہ کہہ کر جن لوگوں نے داڑھی مونڈنے کو حرام قرار دیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے ۔ (جو کہ بالکل غلط ہے) اب یہ کہہ کر ڈاڑھی کاٹنے والوں کیلئے راستہ بالکل صاف کر دیا ہے کہ جس طرح چاہیں ڈاڑھی کاٹیں ۔ لیکن اگر ڈاڑھی کے وجوب اور فرض ہونے پر مروی احادیث پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ ڈاڑھی کے متعلق کتب احادیث میں موجود احادیث میں پانچ صیغے استعمال ہوئے ہیں اور پانچوں ہی امر کے ہیں ۔ مثلاً :
(واعفو) (ڈاڑھی کو معاف کرو) (اوفوا) (داڑھی پوری کرو) (وفروا) (ڈاڑھی کافی مقدار میں رکھو) (ارخو) اور (ارجو) (ڈاڑھی کو لٹکاؤ) ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں وارد ہونے والے یہ سب کے سب صیغے امر کے ہیں جو کہ ڈاڑھی کے وجوب اور فرض ہونے پر دلالت کرتے ہیں ۔
تیسری جگہ یہ کہہ کر بالکل حدیث انکاری ہی کر دیا کہ '' مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسا شیوا اپنائے جس کو اپنی شکل وشباہت کیلئے بہتر سمجھے اور لوگ بھی اسے پسند کریں '' ۔
اسلام کے اصولوں پر عمل کا معیار دنیا والوں کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور پسندیدگی میں ہے ۔ اس طرح تو وہ تمام لوگ جو اپنی ڈاڑھی اُسترے اور بلیڈ سے منڈواتے ہیں اور اسی کو ہی اپنی شکل وشباہت کیلئے بہتر سمجھتے ہیں اور دین سے ناواقف اور بے بہرہ لوگ بھی ان کو اسی حالت میں پسند کرتے ہیں ۔ اس طرح تو (ماننا پڑے گا) کہ وہ تمام لوگ شریعت کی روشنی میں سب افعال سر انجام دے رہے ہیں جو کہ سراسر شریعت سے مذاق ہے ۔
رہا مسئلہ زانی اور چور سے کس طرح بڑھ کر گناہ گار ہے تو یہ ایک سمجھنے کی بات ہے اور ایک بڑے گناہ پر تسلسل قائم رہنے کا نتیجہ ہے ۔ مثلاً چور تو کبھی کبھار یا ایک آدھ بار چوری کرتا ہے ، زانی سے بھی کبھی کبھار گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر وہ پشیمان بھی ہوتا ہے لیکن ڈاڑھی اور سنت رسول کو روزانہ تیز دھار اُسترے سے کاٹ کر گندگی میں پھینک دیتا ہے ۔ اس طرح وہ روزانہ تسلسل سے ایک فرض کو قتل کر کے گناہ گار ہوتا ہے اور وہ ایسا کر کے پشیمان ہونے کے بجائے اس کو درست سمجھتا ہے اور آئینے میں اپنے چہرے کو دیکھ کر اپنے اس قبیح عمل پر خوش ہوتا ہے جبکہ چور اور زانی کبھی کبھی گناہ کا ارتقاب کرتا ہے ۔ اس بناء پر ایسا گناہ جس پر تسلسل سے مداومت اور ہمیشگی اختیار کر لی جائے وہ تمام گناہوں سے بڑھ کر

سخت منگاہ بن جاتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ